Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

از عدالتِ عظمیٰ

سٹیٹ آف پنجاب و دیگران

بنام

سریندر کمار و دیگران

تاریخ فیصلہ: 20 دسمبر، 1991

[للیت موہن شرما، جے ایس ورما اور ایس سی اگرال، جسٹس صاحبان]

آئین ہند 1950:

آرٹیکل 136، 141، 142-عدالت کا فیصلہ-کب قابل اطلاق ہوتا ہے-وجوہات تفویض کرنے کی ضرورت، وضاحت شدہ-آیا عدالت عظمیٰ کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ ہر حکم کی وجوہات بتائے۔

آرٹیکل 226-رٹ دائرہ اختیار-عدالتِ عالیہ کے اختیارات-چاہے وہ عدالتی فیصلوں کے ذریعے زیر بحث اور اعلان کردہ حدود سے محدود ہو۔

جواب دہندگان جنہیں جز وقتی لیکچراران کے طور پر ان مخصوص شرائط پر مقرر کیا گیا تھا کہ انہیں گھنٹے کی بنیاد پر تنخواہ دی جائے گی اور انہیں بغیر کسی نوٹس کے کسی بھی وقت ہٹا دیا جائے گا، جیسا کہ 1990 میں جاری کردہ ڈائریکٹر آف ایجوکیشن، ریاست پنجاب کی ہدایات میں فراہم کیا گیا ہے، انہوں نے عدالت عالیہ کے سامنے ایک رٹ پٹیشن دائر کی جس میں باقاعدہ تنخواہ کے پیمانے پر لیکچراران کے طور پر ان کی مستقلی کا دعوی کیا گیا۔

اپیل گزاروں نے درخواست گزاروں کے دعوے کی تردید کی اور ایک تفصیلی جواب دعویٰ دائر کیا جس میں جز وقتی تقرریوں کو مستقلی سے مقرر کردہ لیکچراران سے ممتاز کیا گیا۔ اس بات کی بھی نشاندہی کی گئی کہ اس سے قبل اس عدالت نے اسی طرح کی درخواستیں خارج کر دی تھیں۔

عدالت عالیہ نے اپیل گزاروں کی طرف سے اٹھائے گئے کسی بھی نکتے پر غور کیے بغیر ایک خفیہ حکم کے ذریعے رٹ پٹیشن کی اجازت دی۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپیل گزاروں کی طرف سے دائر کی گئی اس عدالت میں خصوصی اجازت کی اپیل میں، جواب دہندگان نے عدالت عالیہ کے حکم کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ اس عدالت نے کئی معاملات میں مستقل بنیادوں پر عارضی یا ایڈہاک سرکاری خدام کو ضم کرنے کی ہدایات جاری کیں اور اس لیے عدالت عالیہ کے ساتھ ساتھ اسی طرح کی شرائط میں رٹ درخواستوں کی اجازت دینے کے لیے بھی کھلا ہونا چاہیے۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت،

قرار دیا گیا کہ: 1.1 کوئی فیصلہ صرف اس صورت میں ایک مثال کے طور پر دستیاب ہوتا ہے جب وہ قانون کے سوال کا فیصلہ کرتا ہے۔

1.2 فوری معاملے میں، مدعاعلیہان اس عدالت کے اس حکم پر انحصار کرنے کے حقدار نہیں تھے جس میں کسی عارضی ملازم کو وجوہات بتائے بغیر اس کی ملازمت میں مستقل کرنے کی ہدایت کی گئی ہو۔ یہ فرض کرنا ہوگا کہ خصوصی بنیادوں کے لیے جو خاص معاملات میں عارضی ملازمین کے لیے دستیاب ہونی چاہئیں، وہ دی گئی راحت کے حقدار تھے۔

صرف اس وجہ سے کہ اس عدالت کے فیصلے میں بنیاد کا ذکر نہیں کیا گیا ہے، یہ نہیں سمجھا جا سکتا کہ اس کے لیے مناسب قانونی بنیاد کے بغیر منظور کیا گیا ہے۔

2.1 یقیناً ہر حکم یا فیصلے کی وجوہات بتانا مطلوب، لیکن اس عدالت کے معاملے میں یہ ضرورت لازمی نہیں ہے۔

2.2 کسی حکم کی وجوہات تفویض کرنے کی ضرورت کے سوال پر اس عدالت کے درمیان فرق کو ذہن میں رکھنا ہوگا جس کا فیصلہ مزید اپیل کے تابع نہیں ہے اور دیگر عدالتیں۔ فیصلے کی حمایت میں بنیاد کو ظاہر کرنے اور اس پر بحث کرنے کی ایک اہم وجہ یہ ہے کہ کسی اعلی عدالت کو چیلنج کی صورت میں اس کی جانچ پڑتال کرنے کے قابل بنایا جائے۔

2.3 آئین نے، آرٹیکل 142 کے ذریعے، عدالت عظمیٰ کو ایسے احکامات دینے کا اختیار دیا ہے جو "اس کے سامنے زیر التواء کسی بھی معاملے یا معاملے میں مکمل انصاف کرنے کے لیے" ضروری ہو، جو اختیار عدالت عالیہ کو حاصل نہیں ہے۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

3.1 عدالت عالیہ کا دائرہ اختیار، کسی رٹ پٹیشن سے نمٹتے وقت، عدالتی فیصلوں کے ذریعے زیر بحث اور اعلان کردہ حدود سے محدود ہوتا ہے، اور یہ جج سے جج میں مختلف خواہشات یا ساپیکش احساس انصاف کی بنیاد پر حدود کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا۔

3.2 عدالت عالیہ رٹ درخواستوں یا دیوانی نظر ثانی کی درخواستوں کا فیصلہ کرنے میں اپنی عدالتی صوابدید کا استعمال کرنے کی حقدار ہے لیکن اس صوابدید کو درخواستوں پر غور کرنے سے انکار کرنے اور درخواست گزاروں کی طرف سے مانگی گئی راحت دینے سے انکار کرنے تک محدود رکھنا ہوگا۔ اور یہ عدالت عالیہ کو صرف اس طرح کے غور پر راحت دینے کی اجازت نہیں دیتا ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 5060، سال 1991۔

سی ڈبلیو پی نمبر 3150/91 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 4.4.1991 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے اے ایس سوہل اور جی کے بنسل۔

جواب دہندگان کے لیے سنجے کپور اور آر پی کپور۔

عدالت کا فیصلہ شرما، جسٹس کے ذریعے دیا گیا:

یہ خصوصی رخصت کی درخواست عدالت عالیہ کے حکم کے خلاف ہدایت کی گئی ہے جس میں موجودہ دو مدعا علیہان کی طرف سے دائر رٹ پٹیشن کو نمٹا دیا گیا ہے۔ پورا فیصلہ اس طرح پڑھتا ہے:

> "مقدمے کے حقائق اور حالات پر، ہماری رائے ہے کہ منصفانہ اور منصفانہ حکم یہ ہونا چاہیے کہ جن درخواست گزاروں کو جز وقتی بنیاد پر مقرر کیا گیا ہے انہیں اس وقت تک جاری رکھا جائے جب تک کہ حکومت پبلک سروس کمیشن کی سفارشات پر باقاعدہ تقرری نہ کرے۔ دریں اثنا درخواست گزاروں کو چھٹیوں کی مدت کے لیے ان کی تنخواہ ملے گی۔"

جواب دہندگان کو نوٹس جاری کیا گیا تھا جس میں ان سے کہا گیا تھا کہ وہ مقدمے کے حتمی نمٹارے کے لیے تیار رہیں، اور اسی کے مطابق انہوں نے اپنا جوابی حلف نامہ داخل کیا ہے جس کے بعد فریقین کی طرف سے مزید بیان حلفی دائر کیے گئے ہیں۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

2. خصوصی اجازت دی جاتی ہے۔

3. 1990 میں ریاست پنجاب کے محکمہ تعلیم کے ڈائریکٹر کی طرف سے جاری کردہ کچھ ہدایات کے مطابق، جواب دہندگان میں سے ہر ایک کو، ضمیمہ پی/1 اور پی/2 کے مطابق، اس مخصوص شرط پر جز وقتی لیکچرر کے عہدے کی پیشکش کی گئی تھی کہ اسے بغیر اطلاع کے کسی بھی وقت فارغ کیا جا سکتا ہے، اور یہ کہ ادائیگی اس میں بتائے گئے نرخ پر فی گھنٹہ کی بنیاد پر کی جائے گی۔ جواب دہندگان نے پیشکشوں کو قبول کر لیا، اور اسی کے مطابق مقرر کیا گیا۔ 26.2.1991 پر جواب دہندگان نے رٹ پٹیشن (CWP نمبر 3150/91) دائر کی، جس میں یہ دعوی کیا گیا کہ وہ باقاعدہ تنخواہ کے پیمانے پر تنخواہ کے ساتھ لیکچراران کے طور پر اپنے عہدوں پر باقاعدہ ہونے کے حقدار ہیں۔

4. رٹ پٹیشن میں دعوے کی تردید کرتے ہوئے ایک جواب دعویٰ دائر کیا گیا تھا اور اسی طرح کی رٹ پٹیشنوں کا حوالہ دیا گیا تھا جنہیں اس عدالت نے پہلے مسترد کر دیا تھا۔ جواب دہندگان نے متعلقہ حقائق کو بھی تفصیل سے بیان کیا جو باقاعدگی سے مقرر کردہ لیکچراران کو جز وقتی طور پر مقرر کردہ لیکچراران سے واضح طور پر ممتاز کرتے ہیں، اور اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ رٹ پٹیشن مسترد ہونے کے لائق تھی۔ تاہم عدالت نے اپیل گزاروں (عدالتِ عالیہ کے سامنے مدعا علیہان) کی طرف سے اٹھائے گئے کسی بھی نکتے پر غور کیے بغیر ایک خفیہ حکم کے ذریعے رٹ پٹیشن کی اجازت دی، جس کا اوپر حوالہ دیا گیا ہے۔

5. اس بات کا کوئی اعتراض نہیں ہے کہ محکمہ تعلیم کی طرف سے ایک ہدایت جاری کی گئی تھی جس کے مطابق مدعا علیہان کی تقرری جز وقتی لیکچراران کے طور پر کی گئی تھی۔ یہ بھی تجویز نہیں کیا گیا ہے کہ جواب دہندگان نے ضمیمہ پی/1 اور پی/2 میں طے شدہ شرائط کو غلطی سے قبول کر لیا۔ اس لیے ہمیں اس بات کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ جن مخصوص شرائط پر تقرری کی گئی تھی انہیں نافذ کیوں نہیں کیا جا سکا۔ ہم نے خصوصی اجازت کی درخواست، مدعا علیہ کے جوابی بیان حلفی اور فریقین کی طرف سے دائر کیے گئے دیگر حلف ناموں کا جائزہ لیا ہے، اور عدالت عالیہ میں دائر رٹ پٹیشن میں دعوے کی حمایت میں کوئی متعلقہ مواد یا قابل قبول عرضی نہیں ملتی ہے۔ جواب دہندگان کے وکیل بھی اعتراض شدہ حکم کو برقرار رکھنے کے لیے کوئی بنیاد تجویز نہیں کر سکے سوائے اس دلیل کے کہ اس عدالت نے کئی معاملات میں مستقل بنیادوں پر عارضی یا ایڈہاک سرکاری خدام کو ضم

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کرنے کی ہدایات جاری کی ہیں۔ یہ دلیل دی گئی ہے کہ اگر یہ عدالت کوئی وجہ بتائے بغیر ایسا کر سکتی ہے تو عدالتِ عالیہ س کو بھی اسی طرح کی رٹ درخواستوں کی اجازت دینی چاہیے۔ ہم متفق ہونے کی حالت میں نہیں ہیں۔

6. کوئی فیصلہ صرف اس صورت میں ایک مثال کے طور پر دستیاب ہوتا ہے جب وہ قانون کے سوال کا فیصلہ کرتا ہے۔اس لیے مدعاعلیہان اس عدالت کے اس حکم پر انحصار کرنے کے حقدار نہیں ہیں جو ایک عارضی ملازم کو وجوہات بتائے بغیر اس کی ملازمت میں مستقل کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ یہ فرض کرنا ہوگا کہ خصوصی بنیادوں کے لیے جو ان معاملات میں عارضی ملازمین کے لیے دستیاب ہونی چاہئیں، وہ دی گئی راحت کے حقدار تھے۔ صرف اس وجہ سے کہ اس عدالت کے فیصلے میں بنیاد کا ذکر نہیں کیا گیا ہے، یہ نہیں سمجھا جا سکتا کہ اسے اس کے لیے مناسب قانونی بنیاد کے بغیر منظور کیا گیا ہے۔ کسی حکم کی وجوہات تفویض کرنے کی ضرورت کے سوال پر، اس عدالت کے درمیان فرق کو ذہن میں رکھنا ہوگا جس کا فیصلہ مزید اپیل کے تابع نہیں ہے اور دیگر عدالتیں۔ فیصلے کی حمایت میں بنیاد کو ظاہر کرنے اور اس پر بحث کرنے کی ایک اہم وجہ یہ ہے کہ کسی اعلی عدالت کو چیلنج کی صورت میں اس کی جانچ پڑتال کرنے کے قابل بنایا جائے۔ یقیناً ہر حکم یا فیصلے کی وجوہات بتانا مطلوب، لیکن اس عدالت کے معاملے میں یہ ضرورت لازمی نہیں ہے۔ لہذا یہ تجویز کرنا بے سود ہے کہ اگر اس عدالت نے کوئی حکم جاری کیا ہے جو بظاہر متنازعہ حکم سے ملتا جلتا معلوم ہوتا ہے تو عدالت عالیہ بھی ایسا کر سکتی ہے۔ اب بھی ایک اور وجہ ہے کہ عدالت عالیہ کو اس عدالت کے برابر نہیں کیا جا سکتا۔ آئین نے، آرٹیکل 142 کے ذریعے، عدالت عظمیٰ کو ایسے احکامات دینے کا اختیار دیا ہے جو "اس کے سامنے زیر التواء کسی بھی معاملے یا معاملے میں مکمل انصاف کرنے کے لیے "ضروری ہو، جو اختیار عدالت عالیہ کو حاصل نہیں ہے۔ عدالت عالیہ کا دائرہ اختیار، کسی رٹ پٹیشن سے نمٹتے وقت، عدالتی فیصلوں کے ذریعے زیر بحث اور اعلان کردہ حدود سے محدود ہوتا ہے، اور یہ جج سے جج میں مختلف خواہشات یا ساپیکش احساس انصاف کی بنیاد پر حدود کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا۔

7. یہ سچ ہے کہ عدالت عالیہ رٹ درخواستوں یا دیوانی نظر ثانی کی درخواستوں کا فیصلہ کرنے میں اپنی عدالتی صوابدید کا استعمال کرنے کی حقدار ہے لیکن اس صوابدید کو درخواستوں پر غور کرنے سے انکار کرنے اور درخواست گزاروں کی طرف سے مانگی گئی راحت دینے سے انکار کرنے تک محدود

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

رکھنا پڑتا ہے۔ اور یہ عدالت عالیہ کو صرف اس طرح کے غور پر راحت دینے کی اجازت نہیں دیتا ہے۔

8. اس لیے ہم جواب دہندگان کی جانب سے اس دلیل کو مسترد کرتے ہیں کہ عدالت عالیہ کو کوئی بھی حکم منظور کرنے کا حق ہے جو اسے انصاف کے مفاد میں مناسب لگے۔ اس کے مطابق، ہم اعتراض شدہ حکم کو الگ کرتے ہیں اور اپیل کی اجازت دیتے ہیں، لیکن حالات میں بغیر کسی اخراجات کے۔

اپیل منظور کی گئی۔